ٹیلیفون نمبر ۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

ڈسٹرکٹ ایل نمبر ۳۵

الفضل

روزنامہ

قادیان

یوم چہار شنبہ

جلد ۳۳	۲۸ ماہ نبوت ۱۳۲۴ ھش	۲۲ ذوالحجہ ۱۳۶۴ ھ	۲۸ نومبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۷۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ نبوت ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج ۸ بجے شب یہ ڈاکٹری اطلاع ملی ہے ۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو آج بخار زیادہ ہے ۔ درجہ حرارت ۱۰۰ رہا ۔ گھٹنے کی درد میں کچھ تخفیف ہے ۔ لیکن پاؤں میں درد زیادہ ہے ۔ آج صبح سے دوسرے پاؤں میں بھی درد نقرس کی شکایت ہو گئی ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ۔

– حضرت اُم المومنین اطال اللہ بقاءھا کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

– مکرم مولوی عبد السلام صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ حیدر آباد دکن تشریف لے گئے ہیں

– خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خان صاحب بعارضہ بواسیر سخت بیمار ہیں ۔ کمزوری بڑھ رہی ہے دعائے صحت کی جائے ۔

عیسائی ممالک میں گھریلو زندگی کی بھیانک مشکلات

(از ایڈیٹر)

یورپ اور امریکہ میں عورتیں اپنی اصلی حدود سے تو پہلے ہی بہت کچھ آزاد ہو چکی تھیں ۔ لیکن حال کی جنگ عظیم نے ان حدود کو جو عورت و مرد کے دوائر عمل میں حد فاصل ہیں بالکل ہی ملیا میٹ کر دیا ہے ۔ جنگی کاروبار میں شریک ہو کر روپیہ کمانے کی ۔ اور پھر اسے آزادانہ اور بے باکانہ عیش و عشرت میں صرف کرنے کی جو چاٹ عورتوں کو لگ چکی ہے ۔ اس نے ان بر اعظموں میں خانگی زندگی کے متعلق ایسی بھیانک مشکلات پیدا کر دی ہیں ۔ کہ امریکہ کے ایک وقائع نگار کو لکھنا پڑا ہے ۔

" امریکن فوجیں جرمن اور جاپانی دشمنوں کو میدان جنگ میں پچھاڑ چکیں ۔ اس فتح میں عورتوں کا بھی کوئی کم حصہ نہ تھا لیکن اب امریکن سپاہیوں کا اپنے گھروں کے اندرونی محاذوں میں اپنی ہی عورتوں سے لڑنا پڑیگا ۔"

اس جنگ کے نتیجہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے ۔

" اگر اس جنگ میں مرد کے ہاتھ سے میدان نکل گیا ۔ تو پھر امریکہ کے مردوں اور عورتوں کا خدا ہی حافظ ہے ۔ اس لئے ہماری دلی تمنا ہے ۔ کہ خدا کرے کم از کم آئندہ نسل تک ضرور خانگی زندگی میں مردانہ اور پدرانہ نظام بحال دستخط رہے ۔ عورتیں بچے جنیں اور ان کی پرورش کریں ۔ خاوندان کی مالی سرپرستی کرتے رہیں ۔ ورنہ ہمارے سماج کا سارا ڈھانچہ دھڑام سے نیچے آ رہے گا ۔ جس کی از سر نو تعمیر بہت مشکل ہو جائیگی "

اس قسم کے حالات و خطرات کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے ۔ کہ " جنگ نے امریکہ کی ایک کروڑ چار لاکھ ساٹھ ہزار عورتوں کو مردوں سے بے نیاز بنا دیا ہے ۔ اور اب عورتیں نہ ملازمتیں چھوڑنے کو تیار ہیں ۔ اور نہ گھر بسانے کو "

اس قسم کے حالات جوں جوں بھیانک صورت پیدا کرتے چلے جا رہے ہیں ۔ امریکن مدبر ایسی باتوں کی طرف رجوع کر رہے ہیں ۔ جو اسلامی تعلیم سے ماخذ ہیں ۔ اور جنہیں پہلے وہ کوئی وقعت نہ دیتے تھے ۔ مثلاً کہا جا رہا ہے کہ " عورت کی اصلی زندگی گھر کے اندر ہے "

" جنگ کے بعد عورت کی گھر میں اشد ضرورت ہو گی " چونکہ وہ بچوں کی بہتر طریق پر پرورش کر سکتی ہے ۔ اور انہیں عمدہ شہری بنا سکتی ہے ۔ ہماری تہذیب کو اچھے گھروں کی ضرورت ہے ۔ اور عورت اچھے گھر کی بنیاد ہے ۔"

ایک فوجی نوجوان کی زبان سے کہلایا گیا ہے ۔ " میری پہلی کوشش یہ ہو گی کہ میری بیوی گھر پر رہے ۔ میں اس کی تمام ضروریات پوری کرنے کا ذمہ وار ہونگا ۔ کیونکہ عورت کا اصل مقام گھر ہی ہے ۔ ایک بات اور ہے اور وہ یہ کہ اگر گھر میں ماں بچوں کی دیکھ بھال کے لئے موجود ہو گی ۔ تو ان کی جسمانی کمزوری کے متعلق جملہ شکایات خود بخود دور ہو جائیں گی "

ان باتوں کی بنا پر عورتوں سے درخواست کی گئی ہے ۔ کہ

" بہر کیف ان کو مردوں کے لئے ضرور جگہ خالی کر دینی چاہیئے ۔ (ملازمتوں سے دستبردار ہو جانا چاہیئے) کیونکہ ان کے لئے خود گھر میں بہت کام ہے ۔ یعنی شرح پیدائش کو بڑھانا بھی خانگی محاذ کا ایک عظیم الشان مورچہ ہے ۔ امریکہ کو زیادہ بچوں کی اشد ضرورت ہے ۔ ورنہ خطرہ ہے ۔ کہ یہ ملک دنیا کی دوسرے درجے کی طاقت بنکے رہ جائیگا "

بے شک " عورت کی اصلی جگہ گھر کے اندر ہے " اور اولاد پیدا کرنا اور اس کی پرورش کرنا عورت کے لئے نہایت اہم کام ہے " لیکن یورپ اور امریکہ میں میاں بیوی کے تعلقات کی طرح جس ڈھنگ سے پڑ چکی ہے اس نے ایسی صورت پیدا کر دی ہے ۔ کہ اب عورتوں کو ان کی اصلی جگہ پر واپس لانا کوئی آسان کام نہیں ہے ۔ اور اس وجہ سے اخلاقی معاشرتی اور سیاسی لحاظ سے جس قدر بھی مشکلات پیدا ہوں ۔ ان کی حد بندی کرنا ناممکن ہے ۔ کاش یورپ اور امریکہ اس بارہ میں اسلامی تعلیم کو پیش نظر رکھتے یا اب وہ خاوند بیوی کے تعلقات کے متعلق اسلامی تعلیم کی پوری پوری پابندی اختیار کر لیں ۔ ورنہ جن مشکلات میں وہ پھنس چکے ہیں ۔ ان سے نکلنا ممکن نہیں ۔

چونکہ بقائے نسل کے لئے سب سے اہم اور ضروری چیز خاوند بیوی کا تعلق ہے ۔ اس کی درستی اور استحکام پر خاندان کی اصلاح کا بہت کچھ دارومدار ہے ۔ اور خاندانی تعلقات پر قومی تعلقات کا دارومدار ہے ۔ یعنی کسی قوم کی ترقی اور عروج اس کی اولاد کی کثرت اور اولاد کی اعلیٰ تعلیم و تربیت سے وابستہ ہے ۔ اس لئے اسلام نے یہ ضروری قرار دیا ہے ۔ کہ میاں بیوی کے تعلقات کی بنا دین اور فہم و ذکا پر ہونی چاہیئے ۔ خوبصورتی ۔ مال اور خاندان کو ان پر ترجیح نہ دینی چاہیئے ۔ اس کا یہ مطلب نہیں ۔ کہ اسلام حسب نسب یا مال یا خوبصورتی کو بالکل نظر انداز کرتا ہے ۔ بلکہ یہ ہے کہ اس کو اصل مقصود قرار نہیں دیتا ۔ اگر یورپ اور امریکہ میں بھی شادیاں اس اصل پر ہونے لگیں ۔ تو لوگوں کی اخلاقی حالت کی درستی کے علاوہ گھروں میں نہایت امن اور چین کی زندگی بسر کی جا سکے ۔ اور آئندہ نسلیں نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی پیدا ہوں ۔

چونکہ عورت کا اپنی ضروریات کے لئے خود کمانا یا اسے کمانے کی اجازت دینا گھر کے امن و چین اور اولاد کو برباد کرنے کے مترادف ہے اس لئے اسلام نے مرد کا یہ فرض قرار دیا ہے ۔ کہ عورت کے کھانے پینے پہننے اور رہائش کی ضروریات مہیا کرے ۔ خواہ عورت مالدار اور مرد غریب ہی کیوں نہ ہو ۔ اسی طرح مرد کو حکم ہے ۔ کہ عورت سے محبت اور پیار کا معاملہ کرے ۔ نہ حکومت اور سختی کا ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا استوصوا

ایڈیٹر : غلام نبی

جناب قاضی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

بالنساء خیراً عورتوں سے نیک معاملہ کرنے کے متعلق میری نصیحت یاد رکھو اسی طرح فرمایا۔ لایفرک مؤمن مؤمنۃ ان کرہ منہا خلقا رضی منہا آخر یعنی خاوند اپنی بیوی سے نفرت نہ کرے۔ اس وجہ سے کہ اس میں کوئی عیب ہے۔ کیونکہ اگر اس میں کوئی عیب ہے۔ تو کوئی خوبی بھی تو ہے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا۔ عورت کا حق اس کے خاوند پر یہ ہے۔ کہ وہ جیسا کپڑا خود پہنے ویسا اسے پہنائے اور جیسا کھانا خود کھائے ویسا اُسے کھلائے۔ اور یہ کہ اسے گالی نہ دے۔ اور اس سے الگ جاکر نہ رہے۔ پھر فرمایا۔ کہ کسی مرد کے لئے جائز نہیں کہ دن رات عبادت یا دوسرے کاموں میں مشغول رہے۔ اور اپنی بیوی کے حقوق کو نظر انداز کر دے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے وقت میں سے ایک حصہ اپنی بیوی کے لئے بھی فارغ کرے۔ غور فرمایئے گھریلو زندگی کو اچھا بنانے اپنی قوم کے لئے اور اپنے ملک کے لئے مفید بنانے کے متعلق کیسی اعلیٰ تعلیم ہے۔

اولاد کے متعلق خاوند بیوی کو اسلام نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ ان کی عمدگی سے پرورش کی جائے۔ والدین پر ان کا پالنا اور ان کی ضروریات کا پورا کرنا فرض ہے۔ ان کو خرچ کی تنگی کی وجہ سے مار دینا منع ہے۔ اولاد کی صحت کا خیال رکھنے کا خاص حکم دیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اے لوگو اپنے بچوں کو مخفی طور پر قتل نہ کرو۔ کیونکہ مرد کا عورت سے ایام رضاعت میں مباشرت میں جاکر بچے کے قویٰ کو نقصان دیتا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ اسلام نے اولاد کو کس قدر اہمیت دی ہے۔ اور اس کی غور و پرداخت کے متعلق کتنی تاکید کی ہے۔

خاوند کے متعلق ضروری احکام اور ہدایات دینے کے ساتھ ہی اسلام نے بیوی کو بھی اس کے فرائض سے آگاہ کر دیا۔ اور ان کی پابندی کی سخت تاکید کی ہے۔ چنانچہ عورت کو یہ حکم دیا ہے۔ کہ وہ اپنے خاوند کی فرمانبردار رہے۔ اس کے مال کو ضائع ہونے سے بچائے اس کی عزت کی حفاظت کرے۔ اس کی اولاد کی پرورش کرے۔

ان فرائض سے ظاہر ہے کہ دراصل اسلام نے ہی عورت کی اصلی جگہ گھر بنایا ہے۔ اور اولاد کی پرورش کرنا اس کے لئے اہم کام قرار دیا ہے۔

سیرالیون ــــــ اور ــــــ احمدی مبلغ

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سیرالیون

عجیب عزم ہے حال اس سرزمین سیرالیون
ہوئی ہے حرص وجہل نے کیا ہے سب کا سرنگون
کہیں پرستش مزار کہیں عبادت شجر
کہیں شریک لاشریک کا بنا لیا حجر
کوئی تو سر جھکائے ہے وہ ہڈیوں کے ڈھیر پر
کوئی بدل کے بھیس اپنا پھر رہا ہے دربدر
کسی کو چند ساحرانہ کرتبوں پہ ناز ہے
کوئی شراب پی کے صبح و شام محو ناز ہے
کوئی مسیح ناصری کو ہے خدا بنا رہا
اسی کے نام پر ہے اپنا مال و زر لٹا رہا
کسی کو علم رمل کی ہو رہتن ہے دین لگی
وہی ہے اس کا دین اور وہی معاش زندگی
یہ کالی کالی صورتیں یہ بھولی بھالی مورتیں
خدائے دو جہاں! تیری مدد سے احمدی بنیں
پلا شراب چشمہ حیات اب انہیں بھی تو
نکال ظلمتوں سے دے نجات اب انہیں بھی تو
ہماری کوششیں بھی کامیاب و کامگار کر
مسیح قادیان کا یہ باغ برگ و بار کر
ہمیں بھی اپنے فضل سے تو کر عطا وہ قوتیں
کہ جن سے ہم عدو کا سارا تانا بانا توڑ دیں
الٰہی المدد۔ یہاں صلیبیوں کا زور ہے
انہی کے دجل اور حیلہ سازیوں کا شور ہے
اگر یہاں ہیں دشمنان دیں قوی تو کیا ہوا
صلیب بھی گنو نہیں ہے لٹک رہی تو کیا ہوا
کہ میں بھی ابن کاسر صلیب کا غلام ہوں
مثیل مہدیٔ زماں کی تیغ بے نیام ہوں
کہاں انہیں یہ تاب۔ دیں جواب میرے وار کا
مقابلہ کریں گے کیا وہ تیغ آبدار کا

وعدہ فون کے ذریعہ

مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب فلور ملز قصور نے فون پر ۲۰۵۵/۰ کا اپنا بارھویں سال کا وعدہ حضور کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ جو گیارہویں سال کی رقم پر اضافہ کے ساتھ ہے۔ بارہویں سال کے لئے مطالبہ یہی ہے۔ کہ مخلصین جماعت شاندار اور غیر معمولی قربانیاں کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔ ہر جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ اور سکرٹری تحریک جدید ایک ایسی فہرست تیار کریں۔ جس میں ان کے نام اور آمد درج ہو۔ جو اب تک تحریک جدید میں شامل نہیں ہوتے۔ تا حضور کا خطبہ چھپنے پر ان کو بھیج کر تحریک کی جائے۔ اور وہ بھی نئی پانچ ہزاری فوج میں شامل ہوسکیں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

زعماء و منتظم صاحبان مال مجالس انصاراللہ جلد توجہ کریں

بہت سی مجالس انصار اللہ کی طرف سے۔ چندہ انصار اللہ باقاعدہ نہیں پہنچ رہا۔ اور بعض مجالس تو ایسی ہیں۔ کہ جب سے۔ قائم ہوئی ہیں۔ ان کی طرف سے ایک پیسہ بھی چندہ وصول نہیں ہوا۔ ایسی مجالس کے عہدہ داران کو بذریعہ خطوط بھی توجہ دلائی جاچکی ہے۔ وہ جلد اپنی اپنی مجالس کے ممبران سے حسب توفیق چندہ انصار اللہ وصول کرکے جس کی شرح کم از کم ایک آنہ ماہوار تک ہے نصف مرکز میں بھجوا دیں اور نصف مقامی ضروریات کے لئے رکھ لیں۔

مرکز میں جو چندہ بھجوایا جاوے وہ بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجکر بمد امانت مرکزیہ انصار اللہ داخل خزانہ کرایا جاتا ہے۔ اور آئندہ یہ چندہ ماہ بماہ بالالتزام بھجوانے کا انتظام کیا جائے۔ زعماء صاحبان و منتظم صاحبان مال۔ اس فرض کی سرانجام دہی میں ہرگز تغافل سے کام نہ لیں۔ کیونکہ اس کا مرکزی کاموں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

قائد مال مرکز یہ انصار اللہ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولوی فاضل اصحاب کے لئے نادر موقعہ

سلسلہ کی تبلیغی ضرورتوں کے لئے جامعہ احمدیہ کی مبلغین کلاس میں داخل ہوکر باقاعدہ مبلغ بننے والے مولوی فاضل اصحاب کی فوری ضرورت ہے جنہیں قریباً ڈیڑھ سال کی ٹریننگ کے بعد سلسلہ کے کام پر مقرر کیا جائیگا۔ علم دین سیکھنے کا صحیح مصرف یہی ہے۔ کہ انسان اپنی زندگی کو اعلاء کلمۃ اللہ میں خرچ کرے۔ دنیا کے [illegible] فوائد ختم ہوجائینگے صرف اعمال صالحہ انسان کے کام آئینگے اور تبلیغ اسلام اعمال صالحہ میں ایک بہترین عمل ہے۔ مبلغین کے لئے یہ خاص کلاس نئے سال کے شروع سے جاری کرنے کا ارادہ ہے۔ اسلئے آخر دسمبر ۱۹۴۵ء تک مولوی فاضل اصحاب اپنی درخواستیں پتہ ذیل پر ارسال فرما سکتے ہیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

صیغہ مقامی تبلیغ کا ضروری اعلان

صیغہ مقامی تبلیغ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے الیکشن کے کام میں مصروف ہے اس لئے تبلیغی کام اگرچہ ساتھ ساتھ ہو رہا ہے۔ مگر اس میں کمی ایک قدرتی بات [illegible] میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم [illegible] ہمارے [illegible] کام میں مصروف ہیں [illegible] ہے تا ان کو علم ہو جائے کہ بیعت کی کمی دراصل الیکشن کے کام میں مصروفیت کی وجہ سے ہے۔

خاکسار فتح محمد سیال نگران اعلیٰ [illegible]

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا جائے
ــــــ نہ کہ ایڈیٹر کو ــــــ

309
Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام محمد اور احمد نام کے کس طرح مصداق ہیں

از حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

سوال ا

جناب مرزا صاحب نے ازالہ اوہام میں لکھا ہے۔ کہ بر طبق پیشگوئی مجرد احمد میں ہوں۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف احمد نہیں بلکہ محمد اور احمد یعنی جامع جمال و جلال ہیں پھر آپ نے [illegible] ازالہ اوہام رسالہ میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم کی وحی میں مجھے محمد رسول اللہ بھی کہا گیا ہے۔ پس میں محمد بھی ہوں اور احمد بھی ہوں۔ اسی طرح ایک نظم میں آپ نے کہا ہے کہ ؎

منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد

یعنی میں محمد ہوں اور احمد ہوں۔ اگر آپ جمالی شان سے مجرد احمد تھے۔ تو پھر محمد ہو کر آپ کا جلالی ہونا کیسے درست اور صحیح ہو سکتا ہے۔

جواب ۱

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا احمد ہونا بلحاظ پیشگوئی و وصف احمدیت کئی طرح کے معنوی پہلو اپنے اندر رکھتا ہے۔ جن میں سے بعض کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

(ا) مجرد احمد کی حیثیت بلحاظ اس کے کہ حضرت موسے علیہ السلام صاحب شریعت نبی نے اپنے مثیل صاحب شریعت نبی کی جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے پیشگوئی کی۔ اور مسیح جو تابع شریعت نبی تھے۔ اور حضرت موسےٰ نبی کے خلفاء میں سے ان کے آخری خلیفہ۔ انہوں نے اپنے مثیل اور تابع شریعت نبی کی پیشگوئی کی۔ جو مثیل موسے نبی یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء میں سے آخری خلیفہ اور مسیح موسوی کے مقابل مسیح محمدی اور محمد کے مقابل احمد تھے جیسا کہ بشارت احمد رسول کی پیشگوئی جس کا سورہ صف میں ذکر ہے۔ وہ آپ ہی کے حق میں ہے اور اس پہلو سے آپ مجرد احمد ہیں۔

(ب) یہ کہ مسیح اسرائیلی کی دوبارہ آمد جو العود احمد کے معنوں میں مسیح موعود کی بشارت سے مخصوص قرار دی گئی ہے۔ مسیح موعود ہی کو بشارت احمد رسول کا مصداق قرار دیتی ہے۔ یہ بشارت احمد رسول کا مصداق وہی موعود ہو سکتا ہے۔ جو مسیح کی دوبارہ آمد کا مصداق ہو یعنی العود احمد کی پیشگوئی کے رُو سے مجرد احمد مسیح موعود ہی ہو سکتے ہیں۔

(ج) آپ کا مجرد احمد ہونا ان معنوں میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصف خاتم النبیین کی خصوصیت کے رُو سے امتی نبی کی خصوصیت والا نبی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کا اظہار کرنے کے لئے تمام امت کے اندر بلکہ تمام پہلی اور پچھلی امتوں کے اندر ایک ہی احمد ہونے والا تھا۔ یہ پہلو بھی آپ ہی کو مجرد احمد رسول ٹھہراتا ہے۔

(د) العود احمد کے عربی زبان کے محاورہ کے رُو سے آپ کی بعثت سے آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک کے سب نبیوں اور رسولوں کا بروزی شان کے ساتھ مبعوث کیا جانا جس کے باعث خدا تعالےٰ نے آپ کو اپنی وحی میں جری اللہ فی حلل الانبیاء کے اعزازی خطاب سے سرفراز فرمایا۔ اس پہلو کے رُو سے بھی آپ مجرد احمد ہیں۔

(ہ) مجرد احمد بلحاظ جمالی نبی ہونے کے بھی ہے۔ اور یضع الحرب کی پیشگوئی اسی پر دلالت کرتی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جنگ و قتال سے کفار کو سزا دینا محمد کے جلالی ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

جواب ۲

احمد، حامد سے اسم تفضیل ہے حامد کے معنے حمد کرنے والا اور احمد کے معنے بہت حمد کرنے والا نیز احمد محمود سے بھی اسم تفضیل ہے محمود کے معنے ہیں حمد کیا گیا۔ اور احمد کے معنے محمودیت کی تفضیل کے رُو سے محمود سے۔ یعنی بہت حمد کیا گیا۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا احمد ہونا حامدیت اور محمودیت کی تفضیل کے معنوں میں حسب ذیل معنوی پہلو اپنے اندر رکھتا ہے۔

(ا) حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارہ میں اپنی کتاب عربی حجۃ اللہ کے صفحہ ۲۵ پر تحریر فرمایا ہے اور یہ بہترین معنوی توجیہ ہے کہ

الحمد للہ الذی جعلنی مظھر الآیات وصیرنی ظل سید الکائنات وجعل اسمی کاسمہ بانواع التفضلات۔ واتم النعم علیّ لاحمدہ واثنی لہ احمد تحت السموات۔ ولنضرتی ایمان الناس لیحمدونی واکون محمداً بین المخلوقات۔ فانا احمد وانا محمد کما جاء فی الروایات وعطیت حقیقۃ اسمی نبینا فخر الموجودات کانعکاس الصور فی المرآۃ یعنے اس خدا کی تمام تعریف ہے۔ جس نے مجھے نشانوں کا جائے ظہور بنایا۔ اور سرورِ کائنات کا مجھے ظل ٹھہرایا۔ اور میرے نام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کا مشابہ بنا دیا۔ اس طرح پر کہ اپنی نعمتوں کو میرے پر پورا کیا۔ تا میں اس کی بہت تعریف کر کے احمد کے نام کا مصداق بنوں۔ اور میرے سبب سے لوگوں کے ایمان کو تازہ کیا۔ تا وہ میری بہت تعریف کریں۔ اور میں محمد کے نام کا مصداق بنوں۔ پس میں احمد بھی ہوں۔ اور محمد بھی ہوں جیسا کہ روایات میں آیا ہے۔ مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں ناموں کی حقیقت عطا فرمائی گئی ہے۔ جیسا کہ آئینہ میں صورتوں کا انعکاس ہوتا ہے۔

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ آپ کا احمد ہونا حامدیت کی تفضیل کے رُو سے کن معنوں میں ہے۔ اور آپ کا محمد ہونا محمودیت کی تفضیل کے رُو سے کن معنوں میں ہے۔ یعنی آپ کا احمد ہونا اللہ تعالےٰ کی حمد کے لحاظ سے بشان احمدیت ہے۔ اور آپ کا محمد ہونا مخلوقات کی تحمید کے لحاظ سے بشان محمدیت ہے۔ حضور اقدس کا یہ فرمانا کہ مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دونوں ناموں کی حقیقت عطا فرمائی گئی ہے۔ جیسا کہ آئینہ میں صورتوں کا انعکاس ہوتا ہے۔ یہ اس مرتبہ اتحاد اور تابع و متبوع کے کامل اتحاد کی طرف اشارہ ہے۔ جس میں اصل اور ظل تام کی مثال بھی پائی جاتی ہے۔ اور متبوع نبی اور تابع نبی کی بھی۔ اور آیت ویعلمھم الکتاب والحکمۃ اور وحی مقدس فتبارک من علم وتعلم کے رُو سے استاد اور شاگرد کامل کی مثال بھی۔ پھر آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم کے الفاظ جو ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم کے بعد بطور معطوف واقع ہوئے ہیں۔ اور آخرین کا امیین کی طرح حرف فی جو حروف جارہ سے ہے اس کے عمل سے بصورت عطف مجرور واقع ہونا اور ایک ہی رسول کی بعثت کے نیچے امیین اور آخرین کو رکھنا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی الہامی تفسیر سے آخرین سے مراد ابنائے فارس کے رجل اور رجال ظاہر فرمانا اور باوجود امتیاز نسل و قوم کے اظہار کے پھر انہیں منھم کے لفظ سے امیین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے قرار دینا یہ اس حقیقت اتحاد کے اظہار کے معنوں میں ہے۔ جو اوپر ذکر کئے گئے ہیں۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ مسیح موعود معہ اپنی جماعت کے جو حدیث ما انا علیہ واصحابی کے مصداق ہوں گے۔ اسی مرتبہ وحدت پر ظاہر ہوں گے۔ جس مرتبہ پر کہ سورج آئینہ کے اندر بشان مظہریت رونما ہوتا ہے۔ اصل سورج تو صاحب شریعت کی حیثیت کے رُو سے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور تابع شریعت نبی کی حیثیت کے رُو سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مظہریت تامہ کے مرتبہ پر حضرت احمد رسول ہیں۔ یعنی اس سورج کی مثال ہیں جو آئینہ کے اندر مشہود اور مرئی ہوتا ہے۔ اب اصل سورج جو آسمان پر ہے بعینہٖ وہی سورج آئینہ میں بھی پایا جاتا ہے۔ اور باوجود دو ہونے کے پھر ایک بھی ہے۔ اور باوجود ایک ہونے کے دو الگ الگ بھی۔ پس یہی مرتبہ اتحاد ہے جس کی تشریح میں حضور نے کتاب حجۃ اللہ کی عبارت مذکورہ میں اپنے تئیں احمد بھی قرار دیا اور محمد بھی۔

(ب) ایک غلطی کے ازالہ میں الہام ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق اور محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ اسی مرتبہ اتحاد کی تشریح ہے۔ جس کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کا احمد ہونا خدا کی حمد کرنے کے لحاظ سے ہے۔ اور محمد ہونا مخلوق کی تحمید کے لحاظ سے

(ج) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ۲۳ سالہ نبوت کی زندگی دو حصوں میں خدا تعالےٰ کی طرف سے منقسم تھی۔ آپ ۱۳ سال نبوت کے مکہ میں تشریف فرما رہے اور دس سال نبوت کے مدینہ میں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مکی زندگی جمالی رنگ کی تھی یعنی وہ زمانہ حلم اور بردباری اور صبر و انکساری اور خاکساری سے بلا کسی مقابلہ کے گذارا۔ یہ جمالی زمانہ چاند کی طرح کی خنکی اور روشنی کا زمانہ تھا اور بلحاظ حمد الٰہی کے دوسرے انبیاء کے مقابل جو مخصوص القوم اور مخصوص الزمان ہدایات لیکر آئے اور خدا کی حمد کو محدودیت کے ساتھ ظاہر کرنے والے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکمیل ہدایت کے ذریعہ جو صحفاً مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ کی شان کے ساتھ پائی جاتی تھی خدا کی حمد کو بشان احمدیت ظاہر فرمایا۔ پھر مدینہ میں جب کفار نے اسلام اور جماعت اسلام کو مٹانے کے لئے چڑھائی کی تو بغرض دفاع ان کا مقابلہ خدا کے اذن سے فرمایا اور کافروں نے جب بزور شمشیر حملے کئے اور اسلام کو سرزمین عرب سے مٹانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی تب بحکم جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا ان کافروں کو بھی سیفی جنگ کے ذریعے سزا دی۔ اور ان کا فتنہ دور کر کے عرب کے اندر امن قائم کر دیا۔ اور مذہبی آزادی جو پہلے مفقود تھی قائم کر دی۔ مدینہ کی یہ جلالی زندگی سورج کی طرح گرمی اور گرم جوشی کے ساتھ ضیا باری اور کفر سوزی کی شان رکھنے والی تھی۔ پس مدینہ کی یہ نبوت کی دس سالہ زندگی جلالی زندگی تھی جو اسم محمد کی مناسبت سے وقوع میں آئی۔ اب خدا نے اپنی حکمت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دو قسم کی مکی مدنی زندگی کو تفصیل کا پیرایہ دیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد بارہویں صدی تک جلالی اسم محمد کی تجلی کا جلوہ دکھایا۔ اور تیرہویں صدی کے ختم ہونے پر پھر جمالی تجلی کا نمونہ جو مکی زندگی میں ظاہر ہوا۔ اس کی تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے شروع ہوئی اور اسم احمد کی جمالی تجلی کا ظہور ساتویں ہزار سال تک کے لئے قرار پایا اور اس طرح تیرہ صدیاں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور سے پہلے کی اور دس صدیاں ظہور سے بعد کی درحقیقت یہ تئیس صدیاں تئیس سالہ نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو دوروں کی تفصیل پائی جاتی ہے۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکی اور مدنی زندگی کے دو دور جمالی تھے جن کی تفصیل قیامت تک وقوع پذیر ہوتی رہے گی۔ اور یہ الف ہفتم کا

۴ ہزار سالہ دور جو احمدی جمالی تجلی کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے۔ احمدیت کی تجلیٔ اعظم کا دور ہے۔ (د) حضرت مجدد الف ثانی صاحب کا یہ الہامی اعلام کہ بعد از ہزار و چند سال یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد حقیقت محمدی اپنے مقام سے عروج فرما کر حقیقت کعبہ سے متحد ہو جائیگی اور اسوقت حقیقت محمدی حقیقت احمدی کا نام پائے گی اور اس وقت خدا تعالیٰ کی ذات احد کی مظہر ہو جائے گی۔ (رسالہ مبدء و معاد صفحہ ۵۸) اس حوالہ کا بھی یہی مطلب ہے کہ احمدیت کی تجلی اعظم کا دور واقع ہونے سے جو مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے تعلق رکھتا ہے۔ حقیقت محمدی عروج کر کے حقیقت کعبہ سے متحد ہو جانے کے بعد حقیقت احمدی کا نام پائے گی

ویدوں میں تاریخ

ویدوں سے پہلے یہ ہندوستان آباد تھا

بانی آریہ سماج پنڈت دیانند صاحب نے ویدوں کے متعلق بہت سے بے دلیل دعوے کئے ہیں جو کہ ویدک لٹریچر اور قدیم حاملان وید یعنی سناتن دھرمی لوگوں اور ان کے رشیوں کے عقیدوں کے صریح خلاف ہیں۔ درحقیقت وہ دعاوی ان کے خود ساختہ ہونے کے باعث غلط ہیں۔ ہم ان میں سے صرف دو دعاوی یہاں پیش کرتے ہیں جو یہ ہیں۔

(۱) موجودہ وید آغاز عالم میں نازل ہوئے

(۲) ان ویدوں میں کوئی تاریخی واقعہ یا کسی خاص آدمی پہاڑ یا دریا وغیرہ کا نام نہیں ہے لیکن ویدوں کو اگر بنظر غور دیکھا جائے اور پھر ان کے ساتھ ویدوں کی اس ڈکشنری نرکت کا مطالعہ کیا جائے جس کے مستند ہونے میں بانئے آریہ سماج کو بھی کلام نہیں تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ ان کے یہ دونو دعوے بے بنیاد اور غلط ہیں۔ ملاحظہ ہو رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۷۵ منتر ۵۔ اس منتر کا ترجمہ ویدوں کی ڈکشنری نرکت (ادھیائے ۹ صفحہ ۹۵) نے یہ کیا ہے۔

اے دریائے گنگا اے دریائے جمنا اے دریائے سرسوتی۔ اے دریائے ستلج تم سب دریائے راوی کے ساتھ مل کر میری اس کلام کو قبول کرو۔ اور اے دریائے بیاس تو دریائے چناب دریائے جہلم اور دریائے سندھ سے ملکر میری اس دعا کو سن۔

اس منتر میں دریائے بیاس کا نام "آرجیکا" آیا ہے۔ اس کے متعلق نرکت صفحہ ۹۵ سطر ۱۴-۱۵ میں جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔

"دریائے آرجیکا کو لوگ وپاٹ بھی کہتے ہیں یعنی اس کا ایک نام وپاٹ ہے۔ اور یہ اس لئے کہ مہارشی وسشٹھ نے خودکشی کرنے کے لئے اپنے آپ کو باندھ کر اس میں ڈالا تو اس کے بندھن اور پھندے اس دریا کے پانی کے زور سے کھل گئے اس وجہ سے اس کا نام تب سے وپاٹ ہوا۔ کیونکہ "پاش" پھندے یا بندھن کو کہتے ہیں۔ اور پہلے زمانہ میں اس دریائے بیاس کا نام "اُرنجرا" تھا۔"

اس عبارت میں "پُوروَم آسیت اُرنجرا" (پہلے زمانے میں اس دریائے بیاس کا نام اُرنجرا تھا) کا فقرہ صاف بتاتا ہے۔ کہ موجودہ ویدوں سے بہت زمانہ قبل دنیا آباد تھی۔ یہ ہندوستان بھی آباد تھا اور اس زمانہ کے لوگ دریائے بیاس کو اُرنجرا کہتے تھے۔ اس کے بعد پھر وہ زمانہ آیا جبکہ اس کا یہ اصلی نام اُرنجرا مٹ گیا اور بعد کے لوگوں نے اس کا نام "آرجیکا" رکھا۔ جب رگوید بنا اسوقت اس کا پہلا نام مٹ کر اور پہلا زمانہ گزر کر دوسرا زمانہ آچکا تھا۔ جبکہ اس کا نام آرجیکا رکھ لیا گیا تھا۔ یہ بھی یاد رہے کہ نام کی اتنی بڑی تبدیلی چند سالوں میں نہیں بلکہ صدیوں کے بعد ہوا کرتی ہے۔ اور نرکت نے بھی اس تبدیلی کا عرصہ "پُوروَم" کے لفظ سے بتایا ہے۔ جس کے معنے "پہلے کبھی" یا "پہلے زمانے میں" کے ہیں۔

وسشٹھ رشی ایک بہت مشہور رشی گذرے ہیں جن کے بنائے ہوئے بہت سے منتر ویدوں میں آتے ہیں۔ ان کی مہرشی وشوامتر سے بہت عداوت تھی۔ اس کا ذکر بھی ویدوں میں موجود ہے۔ چنانچہ مہرشی وشوامتر راجا سُداس کے پروہت تھے۔ اور اس رشی نے راجا کلماش پاد سے وسشٹھ کے سب بیٹے مروا ڈالے تھے۔ اسی غم میں مہرشی وسشٹھ نے خودکشی کرنے کے لئے اپنے آپ کو جکڑ کر دریائے بیاس میں ڈالا تھا۔ جس کا ذکر نرکت نے کیا ہے۔ اور راجا کلماش پاد چندر بنسی خاندان کی چوبیسویں پشت میں تھا۔ (کتاب بھارت ورش کا اتہاس) اور یہ وہ زمانہ ہے جبکہ ہندوستان کے اصلی باشندوں یعنی دراوڑ قوم کے ساتھ سالہا سال آریہ لوگوں نے جنگ و جدال کر کے انہیں زیر کیا اور خود ہندوستان کے مالک بن بیٹھے اور پھر مالک بننے کے بعد ان کی آپس میں خانہ جنگی شروع ہو چکی تھی۔ جو یہاں تک بڑھی کہ مہرشی وشوامتر نے راجا کلماش پاد سے وسشٹھ رشی کے سب بیٹے شکتی وغیرہ مروا ڈالے۔ گویا یہ زمانہ وہ ہے۔ جبکہ چندر بنسی خاندان کو پیدا ہوئے بھی سینکڑوں برس ہو چکے تھے اور اس میں بہت سے راجے پشت در پشت گزر چکے تھے۔

آگے ملاحظہ ہو اتھروید کانڈ ۴ سوکت ۱۵ منتر ۱۴ جسے ویدوں کی ڈکشنری نرکت نے درج کر کے صفحہ ۹۰ ادھیائے ۹ میں یہ نوٹ لکھا ہے۔

"وسشٹھ رشی کو بارش کی ضرورت تھی ان نے بادل دیوتا کی صفت و ثنا بیان کی۔ عین اسی وقت مینڈکوں نے بھی رشی کی تائید کی۔ تائید کرتے ہوئے مینڈکوں کو دیکھ کر رشی نے ان کو بھی ان کی تعریف کر کے خوش کیا۔ یہی بات یہ منتر بیان کر رہا ہے۔"

منتر کا ترجمہ یہ ہے۔ اے مینڈکی تو میرے پاس آکر زور سے بول اور بارش لانے والے الفاظ بول اور بارش ہونے کے بعد پھر تو تالاب میں اپنے چاروں پاؤں پھیلا کر خوب تیرتی پھر۔ نرکت کی اس عبارت سے صاف ثابت ہے کہ یہ وہی زمانہ ہے۔ جس کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں۔ یعنی جبکہ دنیا کو آباد ہوئے سینکڑوں برس ہو چکے تھے۔ اور آریوں نے ہندوستان کی اصلی مالک قوم کو تباہ کر کے اس پر اپنا قبضہ جما لیا تھا۔ اور جبکہ مہارشی وشوامتر اور مہرشی وسشٹھ کی آپس میں گہری عداوت تھی۔ اس کے علاوہ مہرشی وشوامتر نے رگوید کے تیسرے منڈل میں اپنے یجمان راجہ سداس کا ذکر بھی کیا ہے۔ اور دریائے بیاس اور دریائے ستلج سے اپنا پار جانا اور راجہ سداس سے اپنا گہرا تعلق بھی ظاہر کیا ہے۔ یہ بات کئی منتروں سے ثابت ہے۔ مگر بخوف طوالت ہم صرف ایک منتر پیش کرتے ہیں ملاحظہ ہو رگوید منڈل ۳ سوکت ۵۳ منتر ۹

(ترجمہ) بہت بڑے رشی اور دیوتاؤں کے فرمانبردار اور الٰہی کے حکم سے پیدا ہونے والے میں وشوامتر نے جب دونو دریاؤں

(ستلج اور بیاس) کو روکا اور راجا سداس کو میں نے اپنا یجمان بنا کر اسے یگیہ کرایا۔ تب سے اندر دیوتا کشک کی اولاد یعنی ہمارے سارے خاندان سے خوش ہے۔

اس منتر میں مہارشی وشوامتر اور راجا سداس کے علاوہ ایک تیسرا نام کشک آیا ہے۔ یہ بزرگ وشوامتر رشی کے دادا تھے۔ ان کا بیٹا گادی اور گادی کا بیٹا وشوامتر تھا (کتاب یہ دیوتا) کشک خود بھی راجا تھے۔ نرکت اسی کشک کے متعلق لکھتا ہے۔

کشکو راجا بہجو و۔ یعنی یہ کشک نام کا ایک راجا تھا۔ (نرکت ادھیائے ۲ صفحہ ۱۹)

اس سوکت میں مہرشی وشوامتر نے راجا سداس کے یگیہ کا ذکر کیا ہے۔ اور یہ یقیناً وہ زمانہ ہے۔ جبکہ دنیا بلکہ ہندوستان بھی بخوبی آباد تھا۔ اور یہ بھی یاد رہے۔ کہ راجا سداس کے علاوہ راجا کرنگ راجا ابھچھو اکو راجا کھاویہ وغیرہ کئی راجاؤں اور دو درجن سے زیادہ رشیوں کے نام ویدوں میں موجود ہیں۔ اور بہت سے علاقوں کے نام بھی آئے ہیں۔ نمونہ کے لئے ملاحظہ ہو یجروید۔

ترجمہ۔ اے گرو علاقہ کے رہنے والو یہ تمہارا راجا ہے۔ اور اے پنچال علاقہ کے باشندو۔ یہ تمہارا راجا ہے۔ اور ہم برہمنوں کا راجا سوم دیوتا ہے۔

اس منتر میں دو علاقوں کے نام آئے ہیں۔ ایک گرو اور دوسرا پنچال۔ گرو دہلی کے پاس کے علاقہ کا نام تھا۔ دیکھو لغت کی کتاب سنسکرت شبد ارتھ کوشبھو صفحہ ۲۴۳۔ دوسرا پنچال نام پنجاب کا ہے۔ ماحصل یہ کہ ویدوں میں ایک سو سے زیادہ منتر ایسے موجود ہیں۔ جن سے صاف ثابت ہے۔ کہ موجودہ وید اس وقت بنے۔ جبکہ دنیا میں بہت سی آبادی ہو چکی تھی۔ اور ہندوستان بھی آباد ہو چکا تھا۔ کئی راجاؤں کے نام بھی ویدوں میں موجود ہیں۔ اور کئی جنگوں کا ذکر بھی آتا ہے۔ پس ثابت ہو گیا۔ کہ بانی آریہ سماج کے مذکورہ بالا دونوں دعوے بالکل بے بنیاد اور ویدک لٹریچر کے خلاف ہیں۔ اگر کسی آریہ سماجی عالم کو اس میں کلام ہو۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ وہ مرد میدان بنے۔ اور اسکی تردید کرے۔ ہم اسے پچاس روپے انعام دیں گے۔

خاکسار ناصر الدین عبد اللہ چتر ویدی قادیان

جناب مولوی محمد علی صاحب توجہ فرمائیں

اور

اصل بناءِ اختلاف پر مباہلہ کریں!!

"ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ (۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخری عمر میں نبوت کی تعریف میں تبدیلی کی۔ اور (۲) یہ کہ آپؑ جب بھی نبوت کا انکار کرتے تھے۔ اس پہلی تعریف کے مطابق کرتے تھے۔ دوسری تعریف کے مطابق آپؑ نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور وفات تک اس پر قائم رہے۔ یہ ہمارا دعویٰ ہے اور اس دعویٰ پر ہم مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ مولوی صاحب بھی ہمارے بتائے ہوئے بعض امور پر مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔" (الفضل مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۳۵ء)

یہ وہ الفاظ ہیں۔ جن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبدیلیٔ عقیدہ درباره تعریفِ نبوت پر جناب مولوی محمد علی صاحب کے چیلنج مباہلہ کو منظور فرمایا۔

جناب مولوی صاحب قریباً ڈیڑھ برس سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر نہایت قابلِ شرم طریق سے یہ ناپاک الزام لگا رہے تھے۔ کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نعوذ باللہ یہ افتراء کیا ہے۔ کہ حضور نے تعریفِ نبوت میں تبدیلی کی ہے۔ اور بالآخر اس پر مباہلہ کا چیلنج بھی دے دیا۔ تین ماہ سے زائد عرصہ گزرتا ہے۔ جب سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مذکورہ بالا الفاظ میں ان کے چیلنج کی منظوری کا اعلان فرمایا۔ ہم بار بار "الفضل" کے ذریعہ حضور کے ان الفاظ کو پیش کر کے جناب مولوی صاحب سے مباہلہ کرنے کی التدعا کر رہے ہیں۔ لیکن وہ میدان میں نکلنے کی جرأت نہیں کرتے اور اصل مسئلہ کو ادھر ادھر کی لاطائل اور غیر متعلق باتوں میں الجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب مولوی صاحب اپنے فرار کو جس باطل عذر کے پردہ میں چھپانے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ مباہلہ اس بات پر ہونا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تبدیلیٔ عقیدہ فلاں سنہ میں کی۔ وہ اپنے خطبات میں خود بھی اسی عذر کو پیش کر چکے ہیں۔ اور اب "پیغام صلح" مورخہ ۲۲ نومبر میں چودھری محمد اسلم صاحب بی۔ اے نے بھی اسی بات کو دوہرایا ہے۔ چنانچہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:۔

"آپ کا یہ خیال ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۱ء میں تعریفِ نبوت میں تبدیلی کی۔ ہم کہتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ اور اس پر مباہلہ ہونا چاہیئے۔"

ہم جناب مولوی محمد علی صاحب سے پہلے بھی دریافت کر چکے ہیں۔ اور اب پھر دریافت کرتے ہیں۔ کہ اصل بناءِ اختلاف کیا ہے؟ آیا (۱) نفسِ تبدیلی یا (۲) تبدیلی کا وقت۔ ظاہر ہے۔ کہ اصل بنائے اختلاف نفسِ تبدیلی ہے۔ تبدیلی کا وقت تو ایک زائد امر ہے۔ جس کی اگر تعیین نہ ہو۔ تب بھی اصل مسئلہ کی صحت یا عدم صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ پس مباہلہ نفسِ تبدیلی پر ہی ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر جناب مولوی صاحب یہ لکھ دیں۔ کہ نفسِ تبدیلی میں کوئی جھگڑا نہیں۔ بلکہ جھگڑا اس بات میں ہے۔ کہ یہ تبدیلی کب ہوئی؟ تو اس صورت میں جناب مولوی صاحب کو ہمارے مقابل پر کسی دوسری تاریخ یا سن کی تعیین کرنی ہوگی۔ پھر اگر ضرورت سمجھی گئی۔ تو اس پر مباہلہ ہو سکے گا۔

بات بالکل صاف ہے۔ اصل جھگڑا یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تعریفِ نبوت میں تبدیلی کی ہے یا نہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ تبدیلی کی ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کہتے ہیں۔ کہ تبدیلی نہیں کی۔ فریقین کی طرف سے اپنے اپنے نقطۂ نگاہ کی تائید میں دلائل پیش ہو چکے ہیں۔ اب مباہلہ اسی اصولی اختلاف پر ہونا چاہیئے۔ باقی یہ امر کہ یہ تبدیلی کب ہوئی؟ یہ اس مسئلہ میں اصولی بحث سے زائد امر ہے۔ سو اس کو اصل بحث میں نہ لانا چاہیئے۔

جناب مولوی محمد علی صاحب اور دوسرے غیر مبائعین کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبدیلیٔ عقیدہ کے وقت کی تعیین کا مطالبہ بالکل ایسا ہی ہے۔ جو ایک مرتبہ ایک عیسائی مناظر نے "تحریف بائیبل" کے موضوع پر مناظرہ کے دوران میں کیا تھا۔ کہ اگر بائیبل میں تحریف ہوئی ہے۔ تو بتاؤ کب ہوئی؟ کس نے کی اور کیوں کی؟ جواب میں کہا گیا۔ کہ ان سب سوالات کا اصل موضوع بحث سے کچھ تعلق نہیں۔ کیونکہ جب ہمارے سامنے بائیبل کے دو نسخے موجود ہیں۔ جن میں تحریف صاف طور پر نظر آ رہی ہے۔ ایک نسخہ میں ایک آیت موجود ہے۔ جو دوسرے میں موجود نہیں۔ تو یہ صاف ثبوت اس امر کا ہے۔ کہ بائیبل میں تحریف ہو چکی ہے۔ اور اگر ہم تحقیق سے یہ بھی ثابت کر دکھائیں۔ کہ یہ تحریف فلاں زمانہ میں فلاں شخص نے فلاں غرض کے ماتحت کی تھی۔ تو یہ دعویٰ تحریف کسی تقویت و تائید کا مزید ثبوت ہوگا۔ ورنہ حقیقت میں نفسِ تحریف سے ان امور کا کچھ بھی واسطہ نہیں ہے۔ عیسائی مناظر کی سمجھ میں یہ بات آ گئی۔ اور پھر اس نے دورانِ مباحثہ میں یہ بات پیش نہ کی۔ یہی صورت ہمارے اور غیر مبائعین کے موجودہ اختلاف کی ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے یہ ثابت کر رہے ہیں۔ کہ ان سے تبدیلیٔ عقیدہ ظاہر ہوتی ہے۔ پس جب یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ تو یہ مطالبہ قطعاً بے حقیقت ہے۔ کہ بتاؤ۔ یہ تبدیلی کب ہوئی؟ اور اس پر مباہلہ کی دعوت تو بالکل ہی خلاف عقل ہے۔

جناب مولوی صاحب اگر اپنے تئیں حق پر سمجھتے ہیں۔ تو ان کو اب ڈرنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ ہمت اور جرأت سے مباہلہ کے میدان میں نکلنا چاہیئے۔ ورنہ دنیا پر یہ ظاہر ہو جائیگا۔ کہ وہ اصل بناءِ اختلاف کو چھوڑ کر غیر متعلق امور کی پناہ لینا چاہتے ہیں۔ اور میدانِ مباہلہ سے فرار اختیار کر رہے ہیں۔

(خاکسار علی محمد اجمیری)

مقامی جماعت کی معرفت چندہ ارسال کیا جائے

بعض دوست مقامی کارکنوں سے کسی بات پر ناراض ہو کر مرکز میں براہِ راست چندہ ارسال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ان کے متعلق اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ترسیل چندہ کا یہ طریق پسند نہیں ہے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی دوست عمداً بغیر وساطت جماعت مقامی براہِ راست چندہ ارسال کریگا۔ تو اس کا چندہ قبول نہ کیا جائے گا۔ کیونکہ براہِ راست چندہ ارسال کرنا نہ صرف وحدت کی روح کے منافی ہے۔ بلکہ یہ اختلاف و انشقاق کا ممد بھی ہے۔ اور نظام سلسلہ ایسے رویہ کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی دوست کسی خاص وجہ سے براہِ راست چندہ ارسال کرنا ضروری سمجھیں۔ تو وجہ بیان کر کے دفتر ہذا سے اجازت حاصل کر لیں۔ (ناظر بیت المال)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجالس خدام الاحمدیہ کے سالانہ انتخابات

دستور اساسی و قواعد و ضوابط مجلس خدام الاحمدیہ کی رو سے قائد مقامی اور زعیم [illegible] کا انتخاب ہر سال ماہ فتح (دسمبر) کے پہلے [illegible] ہر سال اعلان کیا جاتا ہے۔ اب دسمبر کا مہینہ قریب ہے جس میں سالانہ انتخابات ہوں گے۔ مجالس کی آگاہی کے لئے دستور اساسی سے متعلقہ دفعات شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ مجالس ان کے مطابق انتخاب کرا سکیں۔

(دفعہ نمبر ۱) مجالس [illegible] مقامی کے عہدیداران [illegible] مجالس عاملہ مقامی و حلقہ ہائے مجالس عامہ مقامی اپنے اپنے دائرہ میں ہر سال ماہ فتح (دسمبر) میں کریں گی۔ اور اگر کسی وجہ سے یہ انتخاب ماہ فتح میں نہ ہو سکے۔ تو مجلس مرکزیہ کی اجازت سے کسی اور وقت بھی ہو سکتا ہے اور جب تک نیا انتخاب منظور نہ ہو۔ عہدیداران ماقبل ہی اپنے عہدہ پر قائم رہیں گے۔

(دفعہ ۱۰۱) یہ انتخاب بذریعہ رائے شماری ہوگا۔ اور علانیہ ہوگا (مثلاً ہاتھ کھڑا کر کے) کسی رکن کو یہ اجازت نہ ہوگی۔ کہ وہ ان انتخابات میں اپنے لئے یا کسی غیر کے لئے اشارۃً یا وضاحۃً پروپیگنڈا کرے۔

(دفعہ ۱۰۲) پروپیگنڈا کرنے والا سخت سزا کا مستحق ہوگا

(دفعہ ۱۰۳) ان انتخابات میں جنبہ داارانہ جذبہ سے کام لینا بہت معیوب ہوگا۔

(دفعہ ۱۰۴) مجلس مقامی کے عہدیداران کی فہرست صدر کے سامنے پیش ہوگی۔ صدر ہر مقام کے عہدیداران کا انتخاب رد کر سکتا ہے۔

(دفعہ ۱۰۵) صرف ان اراکین کو رائے دینے کا حق حاصل ہوگا جو کم از کم ایک مہینہ قبل مجلس کے رکن بن چکے ہوں۔

ضروری نوٹ :۔ ان دفعات کی وضاحت کے لئے بطور راہنمائی تحریر ہے۔ کہ مجلس کے دستور اساسی میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے کچھ تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) مجلس عاملہ مقامی کے تمام عہدیداران کا انتخاب نہیں ہوگا۔ صرف قائد کا انتخاب ہوگا بقیہ عہدیدار قائد خود نامزد کر کے صدر مجلس کی خدمت میں بغرض منظوری بھجوائے گا مجلس مقامی کی طرف سے قائد کے انتخاب کی رپورٹ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی وساطت اور ان کی رپورٹ کے ساتھ صدر مجلس مرکزیہ کے نام [illegible] جانی چاہیئے۔

(۲) مجلس عاملہ مقامی کی طرح مجلس عاملہ حلقہ کے بھی سب عہدیداران کا انتخاب نہیں ہوگا صرف زعیم کا انتخاب ہوگا۔ بقیہ عہدیداران کا تقرر زعیم حلقہ خود بذریعہ نامزدگی کرے گا۔ [illegible] رپورٹ کے ساتھ صدر مجلس کے سامنے پیش ہوگا

مجالس کو چاہیئے کہ وہ ۳۰ نومبر [illegible] اپنے ہاں انتخاب کرائیں۔ اور اس کی رپورٹ جماعت مقامی کے پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی خدمت میں اس درخواست کے ساتھ بھجوائیں۔ کہ وہ اپنی رپورٹ کے ساتھ بصیغہ راز صدر مجلس مرکزیہ کی خدمت میں جلد سے جلد بھجوا دیں۔

جو مجالس کسی وجہ سے پہلے ہفتہ میں اپنے ہاں انتخاب نہ کرا سکتی ہوں۔ وہ اپنی وجوہات لکھ کر مرکز سے کسی اور وقت میں انتخاب کرانے کی اجازت حاصل کر لیں۔

مجلس مرکزیہ اس موقع پر جملہ پریذیڈنٹ اور امیر صاحبان کی خدمت میں درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ خصوصیت سے اس امر کی نگرانی کریں۔ کہ ان کی مجلس وقت کے اندر انتخاب کر لے۔ اگر کسی وجہ سے مجلس سست ہو۔ تو قائد کو توجہ دلائیں۔ مجلس کو بیدار کرنے میں مرکز سے تعاون فرمائیں۔ اور اگر ان کے ہاں ابھی تک مجلس قائم ہی نہیں ہوئی۔ تو فوری طور پر اس کا قیام عمل میں لائیں۔

خاکسار :۔ عباس احمد معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اعانت "الفضل"

موجودہ حالات میں اخبار کی قیمت بروقت ادا کر دینا ہی ایک بڑی اعانت ہے۔ جن دوستوں نے ایسا نہ کیا۔ ان کے نام وی۔ پی بھیجے گئے ہیں۔ اگر وہ ان کو وصول فرما لیں تو یہ بھی اعانت کی ایک مؤثر صورت ہے

یہ بھی خیال رہے کہ عدم وصولی کی صورت میں وہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان پرور خطبات اور زندگی بخش ارشادات اور ملفوظات کے مطالعہ سے محروم ہو جائیں گے

والسلام (منیجر)

خدا کی راہ میں سبقت!

خدائی جماعتوں اور دنیاوی جماعتوں میں نمایاں فرق

خدائی جماعتیں اپنے امام اور [illegible] کی آوازوں پر والہانہ طور پر لبیک کہا کرتی ہیں۔ اور دنیاوی جماعتیں اور حکومتیں اس قسم کا نمونہ دکھانے سے قاصر ہوتی ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا امام جس کو آسمان سے رستگار ملائک بھی کہا گیا۔ اپنی جماعت کو پکارتا ہے۔ اور اس کے ماننے والے اس کے گرد اسی طرح اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ جس طرح شمع کے گرد پروانے آ جاتے ہیں۔

۵ر اکتوبر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا ہے جس میں حضور نے توجہ اس طرف دلائی ہے کہ جب وہ فوج سے ڈسچارج ہو کر آئیں۔ تو وہ اپنی زندگیاں دین کے ماتحت وقف کریں لیکن اس طرح کہ ہم اپنے آپ کو وقف کرتے ہیں۔ ہم کو جماعت [illegible] تجارتی یا صنعتی کام چاہیں [illegible] کوشش کریں گے۔ ساتھ ساتھ تبلیغ احمدیت کی بھی کوشش کریں گے۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی ترقی کے لئے ایک نیا باب کھل جائیگا

اس آواز کو سن کر کونسا فوجی احمدی ایسا ہوگا جس کے دل میں اپنے آپ کو اس وقف کے ماتحت وقف کرنے کی خواہش نہ ہوگی۔ پس ہر فوجی سوچے کہ آج سلسلہ اس سے کیا چاہتا ہے۔ اس کی کیا ذمہ داریاں ہیں کیا وہ اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو گیا ہے۔ خدا کے کام رکے نہیں رہیں گے۔ وہ بہرحال ہو کر رہیں گے پس مبارک ہیں وہ جو اپنے آپ کو اس دعا کے مستحق بناتے ہیں۔ جو خلیفۃ المسیح نے ان کے لئے ۵ار اکتوبر کے خطبہ میں کی کہ "میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کے دلوں کو کھولے" حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ضروری قرار نہیں دیا کہ اس وقف میں صرف فوجی ہی لئے جائیں بلکہ ہر شخص اپنے آپ کو وقف کر سکتا ہے لیکن شرائط وہ ہوں گی جو اوپر بیان کی گئی ہیں۔ پس نوجوان آگے آئیں۔ اور خدا کے دین کے لئے اپنی زندگیاں پیش کریں جس میں نہ صرف ان کا اپنا دنیاوی فائدہ ہے۔ بلکہ دین کی بھی اعانت ہے۔ اور دین کو زندہ کرنا ہی ہم سب کا مقصد اولیٰ ہے۔ جن دوستوں کو حضور کا وہ خطبہ نہیں مل سکا۔ وہ ہمیں لکھیں تاکہ ان کو وہ خطبہ بھجوایا جا سکے۔ (ناظم تجارت)

احمدیت کے متعلق پانچ سوالات

(۱) اگر میں احمدیت کا اظہار کروں تو غیر احمدی مجھے کافر کہیں گے یا مجھے ان کو کافر سمجھنا ہوگا۔؟

(۲) احمدی غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ حالانکہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ مسجد میں جا کر باجماعت نماز پڑھے۔؟

(۳) قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے۔ پھر ہم کیوں احمدی نام رکھیں اور ایک نیا فرقہ قائم کریں؟

(۴) کیا قرآن شریف و حدیث شریف سے فرض ہے کہ ہم اپنی نجات کے لئے مسیح و مہدی کو علانیہ طور پر مانیں؟

(۵) کیا مذکورہ بالا حالات کے ماتحت خفیہ بیعت قبول کی جائے گی۔؟

جواب

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان

اس کے علاوہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاکسار کے مضامین چیلنج بھی شریک ہے یہ ۱۴ صفحہ کا رسالہ ان شاء اللہ تبلیغ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ حق کے طالبوں کو کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۸۹۲۷ منکہ رحمت بی بی زوجہ چوہدری حسین بخش صاحب پٹواری۔ قوم جٹ گھمن عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن چک ۳۷ ڈاکخانہ چک ۳۲ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۹-۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر ۳۲/- روپے بذمہ خاوند۔ اس کے علاوہ مجھے خاوند نے ۶۸/- روپیہ خلیہ دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے کل ۱۰۰/- کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ رحمت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد۔ چوہدری حسین بخش خاوند موصیہ۔ گواہ شد چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد چوہدری جلال الدین سکرٹری مال چک ۳۷

نمبر ۸۹۲۶ منکہ رحمت بی بی زوجہ چوہدری جلال الدین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۹-۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حق مہر ۳۰۰/- روپیہ ہے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد رحمت بی بی اہلیہ چوہدری جلال الدین صاحب سکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۳۷ جنوبی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد چوہدری جلال الدین خاوند موصیہ چک ۳۷ جنوبی گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

SHADEYE SERVICE

ہر قسم کی عینک۔ ہر مرض کے علاج کے لئے ڈاکٹر بشیر احمد شاد۔ الحکم سٹریٹ قادیان کا پتہ یاد رکھیں

مایوس بیماروں کے لئے خوشخبری

اللہ تعالیٰ کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لکل داء دواء یعنی ہر مرض کی دوا ہے چنانچہ انسان کو خواہ کسی قسم کی بھی یا بیماری ہو۔ اس کو لاعلاج سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس بیماری کا درست اور صحیح علاج تلاش کرنا چاہیئے ہمارے ہاں مندرجہ ذیل دوائیں مل سکتی ہیں۔ اگر کوئی حاجتمند ہو تو منگوا کر ضرور فائدہ اٹھائے :-

دوائے مرگی ۵/۱۰/- دوائے اسقاط ۵/۱۲/- دوائے دمہ ۳/۹/- دوائے کھانسی ۱/۴/- دوائے نقرس ۲/۱۲/- دوائے ام الصبیان ۵/۹/- دوائے کثرت حیض ۲/۷/- دوائے داد ۱/۶/- دوائے وجع المفاصل ۲/۱۴/- دوائے پائیوریا ۲/۶/- دوائے بخار ۲/۲/- دوائے ذیابیطس ۳/۱۱/- دوائے حبس البول ۲/۱۱/- دوائے استسقا ۵/۴/- دوائے [illegible] ۲/۱۴/- دوائے قبض ۱/۵/- دوائے [illegible] ۱/۵/۳ دوائے نزلہ ۲/۸/- دوائے کثرت [illegible] ۲/۸/- دوائے ضعف دماغ ۳/۶/- [illegible] ۱/۱۲/- دوائے [illegible]

[illegible] دوائے [illegible] ۲/۵/- دوائے [illegible] ۹/-

(نوٹ) پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوا ارسال ہو گا۔ ملنے کا :-

مخدوم اینڈ کمپنی بھیرہ (پنجاب)

حب مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کے دور کرنے کا ایک اعلیٰ اور مجرب نسخہ ہے۔ مردوں کی مخصوص بیماریوں کا سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہونا ہے۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں قیمت ۴۰ گولیاں دس روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

معجون عنبری

دماغی کمزوری کے لئے اکسیر ہے اس کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ ساتھ ہی مقوی دماغ ہے کہ پچھلی کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ ماسکو میں ۲ آلہ یات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے۔ ایک شیشی سیروں خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ اس سے ۱۰ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور تندرست بنا دیگی نہایت درجہ مقوی ہے۔ فی شیشی چار روپے علاوہ محصول :-

مولوی حکیم ثابت علی دینجز بان محمود نگر پرہ لکھنو

اپنی ملکی صنعتوں کو فروغ دیجئے اپنی زندگی کے معیار کو بلند کیجئے

آپکے کارخانہ میں اصلی ریشم سے ہر رنگ اور ہر ڈیزائن کے نہایت عمدہ اور پائیدار کپڑے تیار ہوتے ہیں۔ ڈیلر صاحبان براہ راست مال ہم سے منگوا کر اپنا روپیہ بچائیں۔ موسم شروع ہے مانگ کی زیادتی کے پیش نظر اپنا آرڈر جلد ارسال فرمائیں۔

سردار عطاء اللہ خان۔ بی۔ اے سول پروپرائٹر

دی ایگل مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

بیت العلاج قادیان

احباب [illegible] کی بڑھتی ہوئی طبی ضروریات کے پیش نظر دواخانہ [illegible] العلاج زیر نگرانی جناب حکیم محمد عبد [illegible] صاحب دہلوی (پنی جھیلہ والی سڑک) [illegible] تا ہر خاص و عام مستفید ہو سکے حکیم [illegible] جملہ مریضوں کا معائنہ فرماتے ہیں بیرونی احباب بذریعہ خط و کتابت مشورہ کر سکتے ہیں

مقامی احباب

صبح :- ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک

شام :- ۳ بجے سے ۵ بجے تک

عبد الواحد صدیقی بیت العلاج قادیان

سوتی کپڑے اور سوت کی مقررہ انتہائی قیمتوں

میں اب کافی تخفیف کر دی گئی ہے نسبتاً موٹے کپڑے کی قیمت ۲ آنے فی روپیہ گھٹا دی گئی ہے۔ اور بڑھیا قسم کے کپڑے کی قیمت میں اس سے کچھ کم تخفیف ہوئی ہے۔ کپڑے کی انتہائی قیمتوں میں پچھلی بار فروری ۱۹۴۵ء میں کمی کی گئی تھی۔

اب چونکہ جنگ ختم ہو گئی ہے۔ تمام اشیاء کی قیمت گرنی لازمی ہے لہٰذا اگر آپ اس وقت ضرورت سے زیادہ سامان کنٹرول کے داموں پر بھی نہ خریدیں تو یہ نہ صرف اپنی بلکہ اپنے ملک کی بھی ایک خدمت ہوگی۔

قیمتوں کے اور گھٹنے تک خریداریاں ملتوی رکھئے تاکہ آپ کو اپنے روپے کا مناسب بدل ملے۔

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نئی دہلی نے شائع کیا

AAA — 507

روپ سنوار کریم

چہرے کی چھائیاں بدنما داغ روپ سنوار کے استعمال سے چند دنوں میں دور ہو جاتے ہیں۔ رنگ گورا ہو جاتا ہے جلد ملائم اور خوبصورت بن جاتی ہے قیمت فی شیشی -/-/2

حمیدیہ فارمیسی قادیان

اکسیر تسہیل ولادت

پیدائش کی مشکل گھڑیاں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت آسان کر دینے والی دوا ہے۔ لیبر کے درد کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ قیمت اندرون ہند معہ محصول ڈاک تین روپے بارہ آنہ

منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۲۶ نومبر۔ آزاد ہند فوج کے ایک سارجنٹ کا جو ابھی ابھی رہا ہوا ہے۔ بیان ہے کہ ہٹلر ایک بار ڈرلیسڈن میں آزاد ہند فوج کے ہیڈ کوارٹر میں آیا تھا۔ مسٹر سبھاش چندر بوس نے مشرق بعید میں انڈین نیشنل آرمی قائم کرنے سے پہلے جرمنی میں آزاد ہند فوج کا یورپین کمانڈ قائم کیا تھا۔ اس فوج میں زیادہ تر ایسے ہندوستانی شامل تھے۔ جنہیں لیبیا اور دیگر محاذوں سے گرفتار کیا گیا تھا۔ ہٹلر نے ہندوستانی فوجوں سے سلامی لی۔ اور سلامی لینے کے بعد ہندوستانی سپاہیوں کے سامنے ایک تقریر کی۔ جو دس سے بارہ منٹ تک جاری رہی۔

یروشلم ۲۶ نومبر۔ فلسطین میں صورت حالات اور بھی بدتر ہو گئی ہے۔ ساحلی سڑکوں پر ہزاروں یہودیوں نے اجتماعی طور پر کرفیو آرڈر کو توڑا۔ اور اس طرح ان چھاتہ سوار فوجیوں کے راستے میں رکاوٹ ڈالی جو ناجائز طور پر داخل ہونے والے یہودیوں کی تلاش میں ہیں۔ فوجی تلاش کے لئے وہاں پہنچے ہی تھے۔ کہ یہودیوں نے خطرے کی گھنٹی بجائی۔ اور دیہات سے ہزاروں آدمی وہاں پہنچ گئے۔

بٹاویہ ۲۶ نومبر۔ نئے کیبنٹ کے وزیر اطلاعات ڈاکٹر اے سراج الدین نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ اگر انگریزوں اور ڈچوں سے بات چیت ناکام رہی۔ تو انڈونیشین گورنمنٹ بین الاقوامی ثالثی کے لئے اپیل کریگی۔

چنگنگ ۲۶ نومبر۔ روس نے چینی قوم پرستوں کے سامنے ایسے مطالبات پیش کئے ہیں جن کو اگر منظور کر لیا جائے۔ تو منچوریا چینی جمہوریت کا ایک خود مختار حصہ بننے کی بجائے روس کے ہاتھ میں کٹ پتلی بن کر رہ جائیگا۔

نئی دہلی ۲۶ نومبر۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ حکومت ہند نے اجناس خوردنی کے نرخوں کو کم کرنے کی طے شدہ پالیسی کے ماتحت فصل خریف کی اجناس کے نرخوں میں کمی کر کے پنجاب میں مندرجہ ذیل نرخ مقرر کر دیئے ہیں:۔ چاول ۔/۱۲/۱ روپے باجرہ ۔/۹/۵ روپے جوار اور مکی ۔/۱۴/۶ روپے

چنگنگ ۲۶ نومبر۔ رائٹر کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔ کہ کمیونسٹ چینی فوجوں نے منچوریا کی ایک بندرگاہ پر قبضہ کر کے وہاں سے نیشنلسٹ فوجوں کو بھگا دیا ہے۔

لاہور ۲۶ نومبر۔ سونا ۔/۸۳ روپے چاندی ۔/۸/۱۳۳ روپے پونڈ ۔/۱۲/۵۶ روپے

امرتسر ۲۶ نومبر۔ سونا ۔/۱۲/۸۵ روپے چاندی ۔/۸/۱۳۳ روپے پونڈ ۔/۱۴/۵۶ روپے

میرٹھ ۲۶ نومبر۔ پنڈت جواہر لعل نہرو نے کل سیاسی جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے انگلستان میں اپنی گرفتاری کی افواہوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں گرفتار ہونے کا آرزومند نہیں۔ میں باہر رہ کر ہموطنوں کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔

لاہور ۲۶ نومبر۔ جنرل انتخابات کے بعد پنجاب اسمبلی میں پارٹیوں کی پوزیشن کا ذکر کرتے ہوئے دیوان چمن لال نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ کانگرس ہاؤس میں سب سے بڑی پارٹی ہوگی۔ اس کے کل ۷۰ ممبر ہوں گے۔

بٹاویہ ۲۵ نومبر۔ انگریزوں نے شرق الہند کے دو ریڈیو سٹیشنوں کو اڑن بموں سے تباہ کر دیا۔ طاقتور انگریزی آہن پوش جہاز "سسکس" جس پر آٹھ انچ دہانے کی توپیں چڑھی ہوئی ہیں۔ سماٹرا کے سامنے پہنچ گیا ہے۔ اور انگریزی بحری دستوں کو اتار رہا ہے۔ آج شرق الہند جمہوریہ کے قومی نمائندہ اجتماع میں انگریزوں کی ان تمام کارروائیوں کے خلاف احتجاج کی قرارداد منظور کی گئی۔

لکھنؤ ۲۶ نومبر۔ حکومت یو۔ پی کے محکمہ صنعت و حرفت میں ۶ سو کلرکوں کو ملازمت سے جواب ملنے والا ہے۔ کئی اور محکموں میں بھی تخفیف عملہ کی تجویز پر غور ہو رہا ہے۔

مانچسٹر ۲۶ نومبر۔ یہود نواز اخبار مانچسٹر گارڈین نے عربوں کی مجلس عالیہ کی تشکیل پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اگر برطانوی گورنمنٹ نے فلسطین کے سابق مفتی اعظم کو تسلیم کر لیا۔ تو یہ ایک بہت بڑی بے ہودگی اور دھوکا ہوگا۔

کلکتہ ۲۶ نومبر۔ کلکتہ کارپوریشن کے بیس ہزار ملازمین نے گذشتہ تین روز سے سٹرائیک کر رکھی تھی۔ اس سٹرائیک کے متعلق فیصلہ ہو گیا ہے۔ اور کارپوریشن کے ملازمین آج کام کرنا شروع کر دیں گے۔ سٹرائیک کے باعث کلکتہ کے چند حصوں میں پانی کی ایک بالٹی ۸ آنہ میں فروخت ہونے لگی تھی۔ گلی بازار گندے پڑے ہیں۔ کل بھی شہر کے ۱۸ ہزار گیس لیمپ اور ۵ ہزار سٹریٹ لیمپ بجھے رہے۔

یروشلم ۲۶ نومبر۔ آج برطانیہ کی چھٹی چھاتہ فوج یہودیوں کی ایک آبادی حیفا میں زبردستی داخل ہو گئی۔ یہودیوں نے برطانوی چھاتہ فوج کے داخلہ کی مزاحمت کی تھی۔ برطانوی فوج نے آبادی ہذا میں ہر شخص کی شناخت کی اور اسلحہ کی تلاش کی۔

نئی دہلی ۲۷ نومبر۔ آج انڈین نیشنل آرمی کا مقدمہ پھر پیش ہوا۔ مسٹر ڈیسائی نے ایک گواہ پر جرح کی۔ ایک گورکھا رجمنٹ کے سپاہی نے گواہی دی۔ جس پر مسٹر آصف علی نے جرح کی۔

بمبئی ۲۷ نومبر۔ آج یہاں سنٹرل اسمبلی کے لئے مسلم حلقہ سے انتخاب کے لئے مسٹر جناح اور حسین بھائی لالجی میں خوب زور شور کا مقابلہ ہوا۔

پشاور ۲۷ نومبر۔ مسٹر جناح نے ایک اعلان میں کہا۔ کہ پاکستان کی لڑائی ہر ملک کے باشندے کی آزادی کے لئے لڑی جا رہی ہے۔

لاہور ۲۷ نومبر۔ دیوان چمن لال نے جو کانگرس کی طرف سے بلامقابلہ سنٹرل اسمبلی کے لئے منتخب ہوئے ہیں بیان دیا۔ کہ کانگرس نہ پاکستان کو مانتی ہے۔ اور نہ مرکز میں ہندو مسلمانوں کی برابر نمائندگی کو۔ یہی فرق ہے مسلم لیگ اور کانگرس میں۔

یوروشلم ۲۷ نومبر۔ کل فلسطین کی پانچ بستیوں میں انگریزی دستے تلاشی کے لئے گئے۔ جن کی یہودیوں سے مڈھ بھیڑ ہو گئی۔ جس میں سات یہودی مارے گئے۔ اور اسی زخمی ہوئے۔ انگریزی سپاہی چالیس آدمیوں کو پکڑ کر اپنے ساتھ لے گئے۔

برلن ۲۷ نومبر۔ کل یہاں برف کا سخت طوفان آیا۔ یہ اس موسم کا پہلا طوفان ہے۔ جرمن ڈاکٹروں کو خطرہ ہے۔ کہ اب مرنے والوں کی تعداد بڑھ جائے گی۔

واشنگٹن ۲۷ نومبر۔ کل امریکہ کے نمائندہ ہاؤس میں ڈیموکریٹک پارٹی کے نمائندہ نے یہ ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ چین سے امریکن فوجوں کو جلد واپس بلوا لیا جائے۔

چنگنگ ۲۷ نومبر۔ کل مارشل چیانگ کائی شیک نے اعلان کیا۔ کہ ہمیں اندرونی جھگڑوں میں الجھ کر ان باتوں کو نظر انداز نہیں کر دینا چاہیئے۔ جن کا تعلق لوگوں کی بہبودی اور آرام و آسائش سے ہے۔

ٹوکیو ۲۷ نومبر۔ جنرل میکارتھر نے جاپان کے سب فوجیوں کی پنشنیں بند کر دی ہیں۔

یوروشلم ۲۷ نومبر۔ کل فلسطین میں برطانوی فوجوں نے یہودی علاقوں کی جو تلاشی لی۔ اس میں انہیں ۱۵۷ پاؤنڈ گولہ بارود فوجی وردیاں اور بہت سے امریکن سکے ملے ہیں۔

کلکتہ ۲۷ نومبر۔ کارپوریشن کے ہڑتالی ملازم آج کام پر آ گئے۔

نئی دہلی ۲۷ نومبر۔ ملایا میں رہنے والے ہندوستانیوں کو امداد دینے کے لئے پچاس ہزار روپیہ اور منظور کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے ایک لاکھ روپیہ منظور ہو چکا ہے۔

لنڈن ۲۷ نومبر۔ امید ہے ہندوستان کے بارہ میں ہاؤس آف لارڈس اور ہاؤس آف کامنز میں جمعرات کو بیان دیا جائیگا۔

لاہور ۲۶ نومبر لائل پور سے جہاں مرکزی اسمبلی کے مسلم لیگی امیدوار حافظ محمد عبداللہ کا انتخاب ہو رہا ہے۔